بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد حنیف، امیدوار ناظم حلقہ 12

تنظیم نسل نو ہزارہ مغل جہاں بہت سے شعبوں میں اجتماعی، سیاسی، فلاحی، قومی اور مذہبی خدمات انجام دے رہی ہیں، وہاں ادبیات کے میدان میں بھی کافی گران قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس کے زیر اہتمام بیک وقت تین ماہنامہ رسالے ''پیغام تنظیم''، ''دیدگاہ نسل نو'' اور ''چہل دختران تاریخ'' کی صورت اجرا ہو رہے ہیں۔ ان تینوں رسالوں میں قارئین کیلئے بہتر سے بہترین قسم کے علمی، نظریاتی، سیاسی، مذہبی، قومی، تاریخی اور ثقافتی مضامین کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پایے کے شعراء کی نظمیں، غزلیں، افسانے، فیچر اور بہت سی دوسری معلوماتی تحریریں پیش کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں آئندہ ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے ہم نے یہ فیصلہ کرلیا کہ علاقے کے چیدہ چیدہ نمائندوں کے انٹرویوز، ان کے منشور اور نظریات کو بھی قارئین تک پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔ اس سلسلے میں ہم نے آپ کی ذات گرامی کو بھی اپنے لسٹ میں شامل کرلیا ہے۔ پیغام تنظیم آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ نے ''پیغام تنظیم'' کے نمائندوں کو وقت دیا۔

پیغام تنظیم: سوالات پوچھنے سے پہلے آپ سے گزارش ہے کہ قارئین کیلئے اپنا مکمل اور ایک مختصر سا تعارف کرائیں۔

محمد حنیف: میرا نام محمد حنیف اسٹیٹ لائف بطور مینجر 12 سال سے کام کر رہا ہوں۔ مجھے اس میں بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

پیغام تنظیم: آپ کی تعلیم کیا ہے، آپ کا مضمون کیا رہا ہے، کیا آپ مطالعہ کرتے ہیں، اگر ہاں، تو کس سیاسی اور نظریاتی مفکر کے افکار سے آپ سب سے زیادہ متاثر ہے؟

محمد حنیف: میرا تعلق انشورنس سے ہیں لحاظہ میں انشورنس سے متعلق کتابیں پڑھتا ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ کا پسندیدہ کلر یا رنگ کونسا ہے؟ کون سا کھیل پسند کرتے ہیں، اور کون پسندیدہ کھلاڑی ہے؟

محمد حنیف: گلابی۔ پسندیدہ کھیل ہاکی کیونکہ میں ہاکی پلیر رہا ہوں۔ بلوچستان کی نمائندگی کرتے ہوئے پورے پاکستان کا وزٹ کیا ہے۔ پسندیدہ کھلاڑی ہاکی میں میرا ہم نام محمد حنیف ہے۔

پیغام تنظیم: الیکشن سے پہلے اگر آپ کا کوئی سیاسی بیک گراونڈ ہو تو ذرا تفصیل سے بتایئے؟

محمد حنیف: میرا تو کوئی سیاسی بیک گراونڈ نہیں۔ البتہ جب میں کالج اور یونیورسٹی میں پڑھتا تھا تو میں ایچ۔ ایس۔ ایف کا صدر رہ چکا ہوں۔ کوئی کہتا ہے کہ میرا تعلق ایچ۔ ڈی۔ پی سے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ میرا تعلق تنظیم سے ہیں۔ میرا تعلق سب کے ساتھ ہیں۔ میں ہر آفس کا چکر لگاتا ہوں۔ ہر ناظم نائب ناظم سے کچھ نہ کچھ سیکھتا ہوں۔ میرا تعلق کسی سیاسی پارٹی سے نہیں۔

پیغام تنظیم: ہزارہ قوم کے اندر آپ کا پسندیدہ سیاست دان یا شخصیت کون ہے اور کیوں؟

محمد حنیف: میرے والد صاحب کہتے ہیں کہ حاجی ناصر بہت مخلص اور عوام دوست تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ہزارہ قوم کے مفاد کے لئے کسی کو بھی مار کر آو۔ بچانے والا میں ہوں۔ ایسا بندہ اب ہزارہ قوم میں نہیں۔ وہی میرا پسندیدہ شخصیت ہے۔

پیغام تنظیم: آپ کو کب اور کس بات پر غصہ آتا ہے اور آپ اپنے غصے پر کیسے قابو کرتے ہیں؟

محمد حنیف: مجھے غصہ آتا ہی نہیں۔ کیونکہ انشورنس والے غصہ کرتے ہی نہیں میں کوشش یہی کرتا ہوں۔ کہ صبح 5 مرتبہ درود اور پانچ مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ کر نکلتا ہوں۔ مجھے غصہ نہیں آتا۔ میرا پورا دن خوشگوار گزرتا ہے۔

پیغام تنظیم: جمہوری اقدار کو فروغ دینے کیلئے ہمیں کن اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

محمد حنیف: تھوڑا سا اپنا بیک گراونڈ آپ لوگوں کو بتاؤ، میرا تعلق کسی سیاسی گروپ یا سیاسی پارٹیوں سے نہیں۔ میں ناظم کی حیثیت سے کھڑا ہوں۔ تو اپنے حلقے کی بہتری کے لئے کھڑا ہوں۔ ہمارے حلقے کے لوگوں کے بقول اس دفعہ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو ناقابل برداشت ہیں۔ میں اپنے حلقے کے لوگوں کے کہنے پر عوام کی خدمت کے لئے کھڑا ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ سیاست کی تعریف کن الفاظ میں کرتے ہیں۔ جمہوریت کی تعریف کریں؟

محمد حنیف: سیاست آتی نہیں (قہقہہ لگاتے ہوئے) کیسے بتاؤں۔

پیغام تنظیم: آپ آزادی تحریر اور آزادی تقریر کے کس قدر حامی ہے، کیا آزادی تحریر اور آزادی تقریر کے بغیر جمہوری روایات فروغ پا سکتی ہیں؟

محمد حنیف: میرے خیال میں نہیں۔ دونوں Must ہیں۔ دونوں کے بغیر جمہوریت فروغ نہیں پا سکتی۔

پیغام تنظیم: جمہوری سوچ اور فکر کو آپ عملی طور پر اپنے حلقے کے عوام میں کس طرح عام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

محمد حنیف: وہ اس طرح کہ ہم نے جمہوریت کیلئے اپنا ایک پینل بنا دیا ہے۔ بھائی بندی کے لئے۔ جس میں ہر قوم کو ہر طبقے کو ہر فکر کو شامل کیا ہے۔ اس میں ہزارہ برادری۔ قندھاری برادری، پٹھان سب کو شامل کیا ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں بھائی چارہ برقرار رہیں۔

پیغام تنظیم: آپ کا تعلق کس سیاسی جماعت سے ہیں، عوام کیلئے اور بطور خاص حلقے کے ووٹرز کیلئے اپنی پارٹی کے دو تین نکات بیان کریں۔

محمد حنیف: میں نے پہلے بھی بتایا کہ میرا تعلق کسی سیاسی پارٹی سے نہیں، سیاسی لوگوں یا اس طرح کے گروہ سے بالکل نہیں۔ میرا تعلق ہزارہ برادری سے ہے۔ بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایسی پارٹیاں نہیں بننی چاہیے۔ ہزارہ قوم میں اتحاد و اتفاق ہونا چاہیے۔ سب کو ایک ہی پلیٹ فارم سے کام کرنا چاہیے۔

پیغام تنظیم: آپ ایک جمہوری عمل کے نتیجے میں انتخابات لڑ رہے ہیں، شکست اور جیت کی صورت میں اپنے حریف کے ساتھ آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا عملی رویہ کیا رہے گا؟

محمد حنیف: آج ہمارے حریف نے پہلی مرتبہ اپنا دفتر کھولا۔ آفس بھی نچاری روڈ پر۔ حیات اللہ ان کا نام ہے۔ جیسے ہی اس نے آفس کھولا میں خود ان کے دفتر گیا اور ان سے کہا کہ جمہوریت میں ہار جیت ہوتی رہتی ہے۔ جیتنے کی صورت میں آپ مجھے ہار پہنائیں گے۔ اگر میں جیت گیا تو مجھ پر واجب ہے کہ میں اپنے پورے پینل کے ساتھ آپ کو ہار پہناؤں۔

پیغام تنظیم: آپ صدر جنرل مشرف کی خارجہ پالیسی کو کس طرح سے دیکھتے ہیں، نیز پاکستان افغانستان دوستی کو کسطرح دیکھتے ہیں؟

محمد حنیف: ان کا طریقہ کار بڑا زبردست ہے۔ انہوں نے جو طریقہ کار اپنایا ہے۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ ہزارہ برادری کو اس سے کافی فائدہ بھی ہوا ہے۔ میں نے آپ کو بتایا کہ میں زیادہ تفصیل سے نہیں بتا سکتا۔ جہاں تک مجھے پتہ ہے۔ ہمارے ٹرائب کے لئے بہترین ہے۔

پیغام تنظیم: تنظیم نسل نو ہزارہ مغل کے متعلق کتنی معلومات رکھتے ہیں، اور آپ کی معلومات کا سورس کیا رہا ہے، بلاواسطہ یا بالواسطہ؟

محمد حنیف: کچھ لوگ تعریف کرتے ہیں اور کچھ مخالفت لیکن میرے خیال سے ہزارہ قوم کے لئے بہترین ادارہ ہے۔

پیغام تنظیم: کیا آپ ''پیغام تنظیم''، ''چہل دختران تاریخ'' اور ''دیدگاہ نسل نو'' کا مطالعہ کرتے ہیں، اگر ہاں تو کیسے لگا، نیز تنظیم کے اندر رہتے ہوئے آج تک اس کیلئے کیوں کچھ نہیں لکھا، جبکہ ہمیں اچھے سیاستدانوں کی طرف سے مختلف اوقات مختلف مضامین اخبارات میں پڑھنے کو ملتے ہیں؟

محمد حنیف: مجھے فسٹ ٹائم پتہ چلا ہے کہ یہ رسالے شائع ہو رہے ہیں۔

پیغام تنظیم: آپ تنظیم کے شعبۂ تعلیم، شعبۂ سپورٹس، سماجی، سیاسی، فلاحی، قومی، ثقافتی اور اجتماعی خدمات کو کس طرح سے دیکھتے ہیں؟

محمد حنیف: تعلیم کے حوالے سے ہماری بہنوں کو ٹیچر کی حیثیت سے جاب مل رہی ہیں۔ بچوں کو تعلیم اپنے ہی ماحول اپنے گھر میں بہترین تعلیم مل رہی ہے۔ بہت بڑی بات ہے۔ فیس کے حوالے سے جہاں ضرورت ہو، فیس معاف بھی کرتے ہیں۔ یہ سب بہترین ہے۔

پیغام تنظیم: تنظیم کی اتنی کارکردگی کے باوجود اگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''تنظیم نے کیا کیا؟'' اسے کیا کہا جائے، بے خبری یا تعصب پر مبنی تنگ نظری۔ اگر بے خبری ہے تو اتنے پمفلٹس، رسالوں میں مختلف مضامین اور جلسوں میں تقاریر کے باوجود ایسے بے خبر عوام کو کس طرح سے آگہی دی جا سکتی ہے، مشورہ دیجئے۔

محمد حنیف: ہر کام کے لئے لوگ مثبت یا منفی سوچ رکھتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشرف نے بہت اچھا کام کیا۔ کچھ کہتے ہیں کہ مشرف نے اپنی وردی کیلئے یہ سب کیا ہیں۔ یہ تو ہوتا رہتا ہے، مطلب یہ نہیں کہ کچھ لوگوں کے کہنے سے تنظیم برا ہو جائے گا اور کچھ لوگوں کے کہنے سے تنظیم اچھا ہو جائے گا۔

پیغام تنظیم: آپ سیاست کیونکر کر رہے ہیں، ہر سیاستدان کا یہ دعویٰ رہا ہے کہ وہ قوم کا خادم ہے، بعد میں آقا بن جاتے ہیں، آپ کسطرح ان سے مختلف ہیں؟

محمد حنیف: ایسا ہے کہ میرا تعلق پہلے سے ہی پبلک ڈیلنگ سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ خدا بھی خرما بھی۔ جیسے جب کسی بیوہ یا یتیم کو دو یا چار لاکھ مل جاتے ہیں تو ہمیں خوشی ہوتی ہے تو اس بیوہ کے جو خیالات ہوتے ہیں ان سے ہمیں بڑی خوشی ہوئی۔

پیغام تنظیم: اب آپ چونکہ باقاعدہ سیاسی عمل میں ناظم کے عہدے کا امیدوار ہے، کیا آپ اپنی جائیداد کے گوشوارے کے بارے میں عوام کو معلومات فراہم کریں گے؟

محمد حنیف: جائیداد میرا نہیں۔ میرے دادا ہزارہ پنیر میں آرمی میں کپتان تھے۔ ریٹائرمنٹ پر حکومت نے ہمیں نواب شاہ میں زمینیں دیں۔ یہ ہمارا مکان دوسرا مکان یونیورسل کمپلکس کے سامنے ہیں۔ ہم ایک بہن اور بھائی ہیں۔

پیغام تنظیم: سنا ہے کہ آپ کو ایک سازش کے تحت میدان میں اتارا گیا ہے، آپ کے حامی حلقے میں بہت کم ہے، آپ کو ہزارہ قوم سے زیادہ غیروں کے مفادات عزیز ہیں، آپ

خود کیا کہے گے؟

محمد حنیف: (ہنستے ہوئے) میں کسی سازش کے تحت نہیں آیا ہوں۔ میری کوشش یہی ہے کہ ہمارے حلقے میں Mix اقوام ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سب مل کر رہیں بقول کچھ لوگ کہ مصیبت کے وقت سب سے پہلے ہمسائے پڑوسی کام آتے ہیں۔ لحاظہ میں چاہتا ہوں کہ بھائی بندی کے لحاظ سے سب مل کر رہیں۔ اس سے انشاء اللہ ہزارہ قوم کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

پیغام تنظیم: یہ ایک حقیقت ہے کہ انتخابات میں بہت سارا خرچہ بھی ہوتا ہے آپ نے اپنے انتخابات کیلئے کتنی رقم مختص کئے ہیں، لوگ تو کچھ اور کہہ رہے ہیں، کہ آپ ایک مفلس شخص ہے آپ تو اپنا جیب گرم کرنے کیلئے میدان میں اتر آئے ہیں؟

محمد حنیف: واقعی میرے پاس پیسے نہیں ہے۔ لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ جب مجھے میرے ساتھی وغیرہ خرچ کرنے کیلئے کہتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اگر میں نے خرچہ کیا، تو پھر خدمت کیسے کروں گا۔

پیغام تنظیم: لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس پیسے نہیں جیب گرم کرنے کی خاطر آپ میدان میں اترے ہیں۔

محمد حنیف: میرے پاس حقیقت ہے۔ پیسے بھی نہیں۔ جب میں بطور ناظم کھڑا ہوا۔ تو بھی میں نے نائب ناظم سے کہا کہ آدھا اخراجات وہ اٹھائیں گے۔ کونسلروں سے بھی کہا کہ وہ اپنے کاغذات نامزدگی خود جمع کرائیں۔ میرے آفس میں سوائے ایک بوتان اور چینک کے کچھ بھی نہیں۔ آج روزنامہ مشرق والے انٹرویو کے لئے آئے تھے۔ انٹرویو کے بعد انہوں نے مجھ سے دو ہزارہ روپے طلب کئے کہ وہ میرے انٹرویو کے ساتھ میری تصویر بھی چھپوادیں گے۔ میں نے کہا کہ میری تصویر اتار کر نالی میں پھینک دیں۔ ہم لوگ یہاں لوٹ کا بازار گرم کرنے نہیں آئے۔

پیغام تنظیم: جیسا کہ یہ نظام بالکل نیا ہے، اور آپ بھی ایک نابالغ سیاسی کھلاڑی کی طرح میدان میں کھود پڑے ہیں، آپ اس نظام میں کیا کمزوریاں اور کیا کیا خوبیاں دیکھتے ہیں؟

محمد حنیف: انشاء اللہ بحیثیت ناظم آؤنگا۔ اس نظام میں خوبیاں تو نہیں البتہ خوبیاں خود لاؤنگے۔ لوگ خوردبرد کے لئے بطور ناظم آجاتے ہیں۔ بہرحال یہ ہم پر منحصر ہیں کہ ہم اس نظام کو کیسے کامیاب کرتے ہیں۔

پیغام تنظیم: ہماری قوم کے اندر سیاسی شخصیات، سیاسی جماعتوں اور ان کی کارکردگی کے بارے میں آپ کتنا جانتے ہیں؟

ج: میرا جو مشاہدہ ہے۔ سیاسی جماعتوں کا کوئی خاص کردار نہیں۔ ہر پارٹی گذشتہ سانحات میں اپنے آپ کو کام کے حوالے سے داد دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہم گنتی کے دس بیس گھر ہیں۔ ہم میں اتحاد ہونا چاہیے۔ اسی میں ہماری بقاء ہیں۔

پیغام تنظیم: کہا جاتا ہے کہ ہر امیدوار سیاست کے میدان میں سب سے پہلے اپنے لئے ایک سیاسی مقام اور رتبہ کیلئے کام کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے بعد اگر وقت اور سرمایہ بچا تو پھر عوامی مشکلات اور مصائب کی طرف توجہ دینے کی سوچتا ہے آپ کی کیا رائے ہیں؟

محمد حنیف: میں اس لئے تردید کرونگا۔ میں نے فضول خرچی سے اجتناب کیا ہے۔ الیکشن کے دوران معمولی چائے پانی کا انتظام ہے۔ میں نے شروع سے یعنی کاغذات نامزدگی جمع کرنے سے پہلے اپنے حلقے مین نامزد امیدواروں کے گھر گیا ہوں کہ خدا را قوم کے مفاد کیلئے ایک ہو جاؤ۔ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔ جب ہم سب بلوچ، پٹھان، ہزارہ مل کر کام کرینگے۔ تو ہمارے سارے مسائل حل ہو جائنگے۔

پیغام تنظیم: عوام کو ایک شکایت یہ بھی ہے کہ سابقہ نمائندے بالکل اچھے معیاروں پر منتخب نہیں ہوئے تھے اس لئے عوام کی توقعات پر پورا نہیں اترتے تھے، آپ کا کیا خیال ہے؟

محمد حنیف: سابقہ ناظم نے ذاتی دشمنی کی بناء پر آگے آنے سے گریز کیا۔ ہمارے حلقے میں نائب ناظم کو بھی لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں یعنی کہ ناظم اور نائب ناظم سے زیادہ کونسلروں نے کام کیا۔ ایک پٹھان کونسلر حسن لالا نے بہت کام کیا۔ جس گھر میں بھی جاتے ہیں۔ وہ یہی کہتے ہیں کہ اگر حسن لالا تمہارے ساتھ ہیں تو ہم آپ کو سپورٹ کرینگے۔

پیغام تنظیم: لوگ کہتے ہیں کہ آپ ایک غیر سیاسی بندہ ہے، آپ سے پہلے بڑے بڑے سیاست کے میدان میں دعوے دار امیدوار آئیں۔ انہوں نے کیا کیا کہ اب کی بار آپ نظمی کے خواب دیکھ رہے ہیں؟

محمد حنیف: میرے خیال سے ہمارے علاقے میں ساری نالیاں پکی ہیں۔ اسٹریٹ لائٹ لگے ہوئے ہیں اور جہاں تک شناختی کارڈ کا تعلق ہے اس کا کام بھی پانچ فیصد سے زیادہ نہیں۔ لحاظہ ہمارے حلقے کا ناظم بہت ریلکس ہوگا۔

پیغام تنظیم: صرف نالی سڑکیں ہمارا مسئلہ نہیں بلکہ ٹارگٹ کلینگ کی وجہ سے ہمارا سیاسی مورال گرتا جا رہا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

محمد حنیف: سب سے پہلے میں ہزارہ برادری کو یکجا کروں گا۔ جو مختلف پارٹیز ہیں۔ جیسے ایچ۔ ڈی۔ پی۔ تنظیم یا ایچ۔ ایس۔ ایف یہ چیزیں ختم ہونی چاہیئے کہ ہزارہ برادری ایک ساتھ ہوں۔ ایک حلقے سے لاتعداد ناظمین کا کھڑا ہونا پیسے کا بے جا مصرف ہیں۔ اگر ہزارہ قوم اتحاد کے ساتھ مل کر ہاؤس میں یا ٹاؤن میں جائینگے۔ تو ہمارے مسائل حل ہونے میں دیر نہیں لگے گے۔ ناظمین جو الگ الگ اپنے دھندوں میں لگے ہیں۔ اسے میں ختم کرنا چاہتا ہوں۔

پیغام تنظیم: شنید میں آیا ہے کہ ہماری قوم کے اندر ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلروں کے درمیان بھی کافی شخصی اور ذاتی نوعیت کے اختلافات اور چپقلش تا آخر موجود رہی حتیٰ کہ ان کے مابین کیسز عدالتوں میں چل رہے ہیں، بحثیت ایک ناظم کے امیدوار کے اس کے بارے میں کیا کہے گے؟

محمد حنیف: مجھے بہت دکھ ہوتا ہے۔ میں بحثیت اُمیدوار ناظم مری آباد کے جس ناظمین کے گھر جا رہا ہوں۔ ان چیزوں کو چھوڑ کر یکون ہے یا کیا ہے۔ سب کو مل کر کام کرنے کی پر زور دیتا ہوں۔

پیغام تنظیم: ہماری قوم کے تمام ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلران نے اوپر کی سطح پر بھی اپنی حیثیت منوانے کیلئے عبدالخالق کو اپنا ووٹ دے کر منتخب کیا، کامیابی کے بعد وہ تمام ناظمین، نائب   ناظمین اور کونسلران ان سے سخت خائف تھے، ان کا کہنا ہے کہ اکثر جگہوں میں عبدالخالق کو ان کے خلاف بھی کام کرتے   تھے، آپ ایک ایسے نمائندے کے بارے میں کیا کہیں گے؟

محمد حنیف: خالق صاحب بیمہ پالیسی کے حوالے سے میرے کافی اچھے دوست ہے۔ لوگ بھی تو ایک مرتبہ انھیں ووٹ دے کر منتخب کرتے ہیں، اور پھر انھی سے خائف رہتے ہیں۔ جیسے جنرل مشرف سے لوگ خوش نہیں ہے، حالانکہ انہی لوگوں نے انھیں منتخب کر کے آگے لے آیا۔

پیغام تنظیم: سننے میں آیا ہے کہ قوم کے اندر سیاسی کمیٹیوں میں ناظمین اور نائب ناظمین ایک دوسرے کے خلاف بالکل ذاتی نوعیت کی کیچڑ اچھال رہے ہیں، آپ کا کیا رول ہے؟

محمد حنیف: میرے حلقے میں دو اور ناظم اور نائب ناظم ہیں۔ میں تین چار مرتبہ ان کے گھر جا چکا ہوں۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ خدارا آپس میں بات چیت کے ذریعے ایک اتحاد قائم کر کے ایک ہی پینل کو آگے بڑھایا جائیں۔ تا کہ وہ پینل کامیاب ہو جائیں۔

پیغام تنظیم: گزشتہ برسوں میں ہماری قوم کو ناقابل جبران نقصانات اور سانحات سے دوچار ہونا پڑا، بحثیت ایک امیدوار ناظم اور ایک روشنفکر کے آپ کا کیا رول رہا؟

محمد حنیف: میں خود بھی سانحے میں شامل تھا۔ خاص طور پر جب اُس چھوٹے بچے کو اُٹھایا تو اُس کا جو مغز تھا۔ وہ میرے ہاتھ میں آ گئے۔ میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ میں نے کئی موقعوں پر لوگوں سے کہا کہ یکجا ہو جاؤ۔

پیغام تنظیم: گزشتہ سانحات کے دوران قومی یکجہتی کے تقاضے کے پیش نظر تنظیم نے تحریک کے ساتھ مل کر قوم کے دفاع کیلئے کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہیں؟

محمد حنیف: سو فیصد بہت زبردست فیصلہ ہے۔ یہ ہزارہ قوم کے مفاد کو مدنظر رکھ کر تنظیم نے کیا۔

پیغام تنظیم: آپ کرنل محمد یونس چنگیزی اور میجر نادر علی کے درمیان اختلافات کے بارے میں آپ اپنا موقف اور نقطۂ نظر بیان کریں۔

محمد حنیف: میں کرنل صاحب اور میجر نادر صاحب کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔ میجر نادر ہمارے پڑوس میں رہتے تھے۔ بہت غریب پرور اور قوم دوست ہیں لیکن کرنل میں وہ بات نہیں اگر کرنل سے آ کر کوئی کہہ دیں کہ میرا ٹرانسفر کروا دو۔ تو کرنل جواب میں کہتے ہیں کہ میں نے سیاچین میں پانچ سال گزاریں۔ کیا تم لوگ نہیں گزار سکتے۔ میرے خیال میں کرنل صاحب میں وہ بات نہیں۔

پیغام تنظیم: عام لوگوں اور سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ میجر نادر علی آئندہ انتخابات میں اپنے لئے سیاسی مقام بنانے کی خاطر عوامی نمائندوں کے پراجیکٹس کو اپنے کھاتے میں ڈال رہا ہے جبکہ بحثیت ایک بیوروکریٹ کے ان کو یہ اختیار حاصل نہیں تھا کہ وہ کوئی پروجیکٹ بناتا، آپ کی کیا رائے ہیں؟

محمد حنیف: میرے خیال سے بیوروکریٹ اور عوامی نمائندے کو لڑنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ہر بندے کا اپنا الگ Track ہے۔ اپنا حساب کتاب ہے۔ دونوں کو آپس میں مل کر بات چیت کے ذریعے اپنے مسائل حل کرنے چاہیئے۔ نہ کہ اگر ایک کہے کہ میں منسٹر ہوں تو دوسرا کہے کہ میں بیوروکریٹ ہوں، میں سیکریٹری ہوں یا ایڈیشنل سیکریٹری ہوں، میرے خیال میں اگر ہم ان چکروں میں پڑیں گے تو کافی نقصان ہوگا۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

پیغام تنظیم: عوام کا کہنا ہے کہ کرنل محمد یونس چنگیزی صاحب اپنے تمام وعدے بھول گئے، انتخابات سے پہلے جو دعوے کئے تھے، اس کا ایک فیصد حصہ بھی پورا نہیں کیا، آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟

محمد حنیف: بالکل صحیح بات ہے۔

پیغام تنظیم: آپ کے خیال میں ایک اچھے نمائندے میں کون کون سی خوبیاں ہونی چاہیئے، اور عوام کو چاہیئے کہ کیسے نمائندوں کا انتخاب کریں۔

محمد حنیف: عوام میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ طائفے کا جو چکر ہے۔ طائفے کے چکر میں نہ رہیں۔ ہمارے بیوروکریٹس اس چکر میں رہے کہ یہ میرا طائفہ ہے۔ میں اسے ووٹ دونگا۔ پہلے تو یہی ختم ہونا چاہیئے کہنے کو ہم پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ لیکن اصل میں ہم ڈگری یافتہ ہے۔ سب سے پہلے ووٹ دینا ہے تو اُمیدوار کے کردار کو دیکھنا چاہیئے اگر اُس کا کردار ٹھیک ہوگا۔ تو وہ انشاءاللہ کبھی غلط نہیں ہوگا۔

پیغام تنظیم: حنیف صاحب! آپ کے خیال میں ہماری قوم میں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے، اور اسے حل کرنے کیلئے آپ کے پاس کیا تجاویز ہیں؟

محمد حنیف: ہمارے علاقے میں سب سے بڑا مسئلہ اتحاد کا ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ پچھلے محرم کے دوران ہمارے بلوچ اور پٹھان برادری نے کہا کہ آپ ان علاقوں میں بالکل مت آؤ سیکورٹی کیلئے۔ ہم لوگ آپ کے بھائی ہیں۔ ہر لحاظ سے انہوں نے ہمیں ریلیف دیئے۔ یہ فضا قائم رہنا چاہیئے کہ ہم بھی اُن کے پاس جائیں اور اُن کے مسائل حل کریں۔ جس طرح انہوں نے ہمیں ریلیکس کیا ہے، ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی انھی کی طرح ریلیکس کریں۔

پیغام تنظیم: قوم اور آپ کے حلقے میں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے اور اس کے حل کیلئے آپ کے پاس کیا تجاویز ہیں؟

محمد حنیف: میں چاہتا ہوں کہ اپنے حلقے میں بزرگوں کے ساتھ مل کر کام کروں۔ میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ میں حنیف بحیثیت ناظم کچھ بھی نہیں میں ہر کام حلقے میں اپنے بزرگوں کے مشورے سے کرونگا۔

پیغام تنظیم: ہماری کمیونٹی میں قبائلی (طائفگی) سیاست کا بھی اچھا خاصا عمل دخل ہے، آپ اپنی سیاست میں اسے کونسا مقام دیتے ہیں؟

محمد حنیف: مجھے آج تک اپنے طائفے کا نام نہیں معلوم۔ میرا کزن ڈی جی لیویز شوکت چنگیزی جو بار بار مجھ سے کہتے ہیں کہ میں ہر طرح سے تمہارا ساتھ ہوں۔ تم صرف کھڑے ہو جاؤں۔ یہ جو میرے خلاف محمد حسین یا ولایت ہیں، اگر آپ چاہیں تو میں مختلف طریقوں سے انہیں بٹھا سکتا ہوں۔ میں نے کہا نہیں، بے شک آپ میرے کزن ہے لیکن یہ میرا مسئلہ ہے، نہ میں کسی کے خلاف کیچڑ اچھالتا ہوں نہ ہی میں طائفہ پرستی کا قائل ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ نے اپنے نائب ناظم اور کونسلروں کا انتخاب کس معیار پر کیا ہے، اور ان کے نام بتایئے۔

محمد حنیف: میں نے اپنے پینل میں ہر قوم کو موقع دیا ہے اور میرے نائب ناظم رئیسانی ہے۔ جو غریب گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کونسلر سارے غریب گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارا مقصد خدمت خلق کرنا ہے۔

پیغام تنظیم: آپ ہمیں کونسلروں کے نام بتائیں؟

محمد حنیف: میرا نائب ناظم قاضی محمد یاسر، شجاعت علی، علی رضا، غوث بخش، مریم، پروین اور محترمہ عابدہ اقبال۔

پیغام تنظیم: آپ ہمیں اپنے منشور کے چار یا پانچ اہم نکات کے بارے میں بتائیں گے؟

محمد حنیف: میں نے عوام سے کہا ہے کہ جب ووٹ دینے جاؤ۔ اُس کے قابلیت کو دیکھو۔ اُس کے کردار کو دیکھو۔ اُس کی تعلیم کو دیکھو۔ ایک غلط بندہ بے شک منزل تک تو پہنچ سکتا ہے لیکن مراد تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے عوام کو چاہیئے کہ ایک نڈر، بے باک اور مخلص قیادت کو منتخب کریں۔

پیغام تنظیم: کیا آپ شادی شدہ ہے اگر ہاں تو آپ کے کتنے بچے ہیں؟

محمد حنیف: جی ہاں! میرے تین بچے ہیں۔

پیغام تنظیم: کیا آپ ناظم منتخب ہونے کے بعد اپنے گھر والوں کو مناسب ٹائم دے سکیں گے؟

محمد حنیف: انشورنس کمپنی کے ساتھ ساتھ میں لوگوں کے مسئلے مسائل بھی سنوں گا۔ اپنے گھر والوں کو بھی پہلے جس طرح ٹائم دیتا تھا اس کے بعد بھی دیتا رہونگا۔

پیغام تنظیم: آپ کے مقابلے کے پینل میں آپ کے باقی کے حریف بھی آپ کے دعوے بھی کر رہے ہیں۔ آپ اور آپ کے پینل غلط قسم کے ہتھکنڈے الیکشن کے دوران استعمال کر رہے ہیں؟

محمد حنیف: ہمارا پینل سچ کی بنیاد پر آیا ہے۔ مختلف قوموں کو شامل کیا ہے۔ ہم نے ہر فکر کے لوگوں کو اپنے پینل میں شامل کیا ہے، باقی کسی بھی پینل میں یہ چیز شامل نہیں۔

پیغام تنظیم: حنیف صاحب! عوام کیلئے اور اپنے حلقے کے ووٹرز کیلئے کوئی خاص پیغام:

محمد حنیف: جی ہاں! جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ عوام جس کو بھی منتخب کریں، وہ سب سے پہلے اس آدمی کا فیملی بیک گراونڈ اور کریکٹر کو دیکھے۔ اگر وہ اچھے فیملی اور بیک گراونڈ رکھتا ہے تو پھر صحیح۔ کیونکہ فیملی اور بیک گراونڈ بڑا کاؤنٹ ہوتا ہے۔ اگر ہم شرافت، تعلیم اور کریکٹر کو معیار رکھیں گے تو اچھے بندے منتخب ہو کر آئیں گے۔ اور ہماری ان تک رسائی بھی

ہوگی، اور وہ ہمارے مسائل حل بھی کر پائیں گے۔

پیغام تنظیم: آخر میں ایک ضمنی سا سوال کہ آپ ہماری اس کوشش کو کس نظر سے دیکھتے ہیں، چونکہ اس سے پہلے ہماری قوم کے اندر اس قسم کی روایت نہیں رہی ہے، کہ انتخابات سے پہلے تمام نمائندوں کے پیغام اور خیالات کو عوام تک براہ راست پہنچایا جائے؟

محمد حنیف: بالکل جی! سچ پوچھے، تو مجھے کوئی دس دن پہلے پتہ چل چکا تھا کہ آپ لوگوں نے یہ سلسلہ شروع کیا ہے، البتہ آج اور کل میں اگر آپ لوگ نہ آتے تو میں سوچ رہا تھا کہ میں خود رابطہ کروں اور جا کر انٹرویو دوں، مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے، انٹرویو اس لئے نہیں کہ میں بہت معتبر ہوں، بلکہ اس لئے کہ ہماری جو باتیں ہیں، ہماری خواہشات ہیں اور ہمارا جو پروگرام ہے، وہ عوام تک پہنچے، اور عوام کو پتہ چل جائے کہ کون کیا کرنا چاہتا ہے۔ اس کیلئے آپ لوگوں کا یہ کام قابل تحسین ہے، میں اس کیلئے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگ میرے گھر آئے۔ مجھے اتنی عزت بخشی، اور میری باتوں کو غور سے سنا۔ میں اس کی بہت قدر کرتا ہوں۔ اور آپ لوگوں کا بہت شکریہ کہ آپ لوگوں نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا۔

پیغام تنظیم جناب محمد حنیف صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے اپنے خیالات ہمارے قارئین کے ساتھ شیر کئے۔

قارئین گرامی! اگر آپ بھی اپنے طور پر عوامی نمائندوں سے یا پیغام تنظیم سے کسی قسم کے سوالات پوچھنا چاہتے ہو، تو براہ راست ہمیں لکھ کر بھیجیں، ہم آپ کے سوالات کا جواب ضرور شامل اشاعت کریں گے۔ (ادارہ)

.......................☆☆☆☆☆.......................